کے بجائے اگر بحث کا مرکز اُن مسئلوں کو قرار دیا جاتا جن کی تشریح کے بعد میراث کے بظاہر بہت سے غیر معقول مسئلے عقل کی ترازو میں پورے اتر سکتے تو یہ خدمت یقیناً بہت زیادہ قابل قدر ہوتی۔ مثلاً یہ سوال اس زمانہ میں خاص اہمیت رکھتا ہے کہ اسلام نے لڑکیوں کا ورثہ لڑکوں سے کم کیوں رکھا اس اصولی مسئلہ کی تفصیل اگر اس طرح کی جاتی کہ قدرت نے مرد پر مہر، نان ونفقہ، رہائش کے مکان، بچوں کی تعلیم وتربیت وغیرہ کی جو عظیم الشان ذمہ داریاں رکھی ہیں اُن سب کو اگر سامنے رکھا جائے تو صاف معلوم ہوجائے کہ میراث کے حق کی یہ زیادتی حقیقت میں زیادتی نہیں بلکہ قدرتی مساوات کی بہترین صورت ہے۔ تو یہ رسالہ اسلامی تعلیمات کے سمجھنے میں مدد دے سکتا تھا لیکن اس کے بالمقابل یہاں کیا ہے ! یہ ہے کہ "پوتے بیٹوں کی طرح خدائے تعالیٰ کی نعمت ہیں" یعنی بیٹوں کی موجودگی میں پوتوں کو اسی طرح حق ملیگا جس طرح بیٹے ہونے کی صورت میں "جس طرح باپ کے ساتھ حقیقی اور پدری بھائی وارث نہیں ہوسکتے، اسی طرح ماں کے ساتھ حقیقی اور مادری بھائی حصہ نہیں پاسکتے" جو اصحاب مناظرانہ تحریریں پڑھنے کے عادی ہیں اُن کے لیے اس رسالہ کا مطالعہ مفید ہوگا۔ کیا بعید ہے اس مضمون کو پڑھ کر اُن کی رگ حمیت بھی جوش میں آجائے، اور وہ مولف کے اس چیلنج کا جواب دے سکیں۔" جو صاحب کمترین کی تردید میں قلم اُٹھائیں پہلے اسی طرح اپنے قواعد کو معقول اور بااصول ثابت کرلیں"۔

موتی از سید یوسف صاحب بخاری دہلوی۔ تقطیع چھوٹی ضخامت ۸۰ صفحات۔ کتابت طباعت اور کاغذ بہتر، قیمت ۱۲ ار پتہ:۔ مکتبۂ جہاں نما اردو بازار جامع مسجد دہلی۔ سید صاحب نے یہ کتاب ۱۹۳۲ء میں لکھی تھی ملک میں عام پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھی گئی تھی۔ اب اُس کا دوسرا اڈیشن بڑی آب وتاب سے شائع ہوا ہے۔ اس میں ایک سو ستر علمی، ادبی، معاشرتی، صنفی اور صنعتی وحرفتی عنوانات پر مشرق ومغرب کے مشہور فلاسفہ وحکماء کے اقوال کا انتخاب درج کیا گیا ہے جس سے مختلف چیزوں کے متعلق مختلف حکماء

کے افکار و آرا بیک وقت پیشِ نظر ہو جاتے ہیں۔ زبان صاف اور سلیس ہے۔ شروع میں فاضل مصنف نے فلسفۂ اقوال پر ایک فاضلانہ مقدمہ لکھ کر اس کتاب کی اہمیت کو اور وقیع بنا دیا ہے، اردو اور انگریزی کے متعدد اخباروں، رسالوں اور انشا پردازوں کی آرا بھی اس اڈیشن میں شامل کر دی گئی ہیں۔ لیکن جناب مؤلف کا فوٹو جس لباس میں ہے اُس سے شبہ ہوتا ہے کہ غالباً وہ مشرقیت کے مقابلہ میں مغربی تفلسف سے زیادہ مرعوب ہیں۔

بہشتی زیور مدلل و مکمل و محشی بحاشیۂ جدیدہ کا بہترین اڈیشن

عربی عبارتوں حوالوں اور قدیم و جدید ضمیموں کا بے مثل مجموعہ

تصدیق فرمودہ حضرات علماءِ دیوبند

جہاں تک کتاب کی تسہیل، ترتیب کی دلنشینی اور کتابت و طباعت کی عمدگی کا تعلق ہے پورے وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اب تک بہشتی زیور کا کوئی اڈیشن اس پایہ کا شائع نہیں ہوا تحشیہ خاص طور پر بعض ذمہ دار حضرات علماءِ دیوبند سے کرایا گیا ہے۔ تصحیح کے اہتمام میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا گیا۔ تمام مسائل کے صحیح ماخذ عربی عبارات اور حضرت مؤلف مدظلہ العالی کے بعض نہایت ہی اہم اور جدید اضافات اور فوائد کو قابلِ دید کتابت کے ساتھ مزین کیا گیا ہے۔ اور اب یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ بہشتی زیور ایک علمی، مذہبی فقہی اخلاقی اقتصادی اور طبی معلومات کا عجیب و غریب بلکہ لاثانی ذخیرہ بن گیا ہے جس سے ہر مسلمان مرد و عورت گھر بیٹھے ایک زبردست اور جامع معلومات عالِم کا کام لے سکتا ہے۔ کتاب کا طبی حصہ، اور عملیات کا بیان اس قدر مفید ہے کہ اُسے پڑھ کر ہر شخص اچھا خاصہ طبیب اور عامل بن سکتا ہے اور مائیں اپنے بچوں کا خود ہی علاج کر سکتی ہیں۔

قیمت قسم اول ؎ قسم دوم ؎۔ **مینیجر مکتبہ برہان۔ قرول باغ۔ نئی دہلی**